

آداب طعام اور ان کی معنویت

(سید جلال الدین عسری)

کھانے سے پہلے وضو | حدیث شریف میں آتا ہے۔

بَرَكَهُ الطَّعَامُ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ
بعد ۲۱۵
کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی
وضو ہو اور اس کے بعد بھی۔

کھانے سے پہلے وضو کا عرصہ فائدہ یہ ہے کہ اس سے موندہ اور ہاتھ جن سے کھانے میں مدد لی جاتی ہے
دھیل جاتے ہیں۔ یہ صحت کے پہلو سے ضروری ہے تاکہ غذا کے ساتھ گندگی پیٹ میں نہ جانے پائے، وضو بعض
اور اعضاء بھی دھلتے ہیں ان کا بظاہر کھانے سے تعلق نہیں ہے یہ وہ اعضاء ہیں جو بالعموم کھلے رہتے ہیں اور کام کاج
میں میلے ہوتے ہیں۔ ان کا دھونا شکل نہیں ہے۔ وہ بھی اگر کھانے سے پہلے دھل جائیں تو ایک طرح کی تازگی اور
نشاط کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، کھانے کی طرف رغبت بڑھتی ہے اور عجم پر اس کے خوش گوار اثرات مرتب
ہوتے ہیں۔

وضو کا اصل فائدہ روحانی ہے۔ اس کے ذریعہ خدا سے تعلق پیدا ہوتا اور یہ احساس ابھرتا ہے کہ
غذا سے ملنے والی طاقت و توانائی کو خدا کی عبادت میں صرف ہونا چاہیے۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ کھانا اگر اس مقصد
سے ہو کہ دینی کاموں میں استغنائت حاصل کی جائے تو یہ عبادت ہے اس لیے اس کا حق ہے کہ نماز سے پہلے جس
لمحظہ وضو کیا جاتا ہے اسی طرح کھانے سے پہلے وضو کیا جائے۔

۱۵ ابو داؤد کتاب الاطعمہ باب فی غسل الید قبل الطعم۔ امام ابو داؤد نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ترمذی اس
کے ایک راوی قیس بن ربیع کے بارے میں فرماتے ہیں۔ بیضی فی الحدیث، یعنی وہ روایت حدیث میں کم زور مانا جاتا ہے۔ ابواب
الاطعمہ، باب الوضوء قبل الطعم وبعده

کے اجاب علوم الدین: ۳۳

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر وضو کے کھانا تناول فرمایا ہے۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت سے فارغ ہو کر مہاڑ کی گھاٹی سے نکلے، ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں رکھی تھیں، ہم نے دعوت دی، آپ شریک ہو گئے اور پانی استعمال نہیں فرمایا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ہاتھ میں گندگی نہ ہو اور وہ صاف ہو تو کسی چیز کے کھانے کے لیے اسے وضو ضروری نہیں ہے۔ بغیر ہاتھ دھوئے بھی کھایا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر تشریف لائے، آپ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ وضو کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ کیا مجھے نماز پڑھتی ہے کہ وضو کر لے؟ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ علاوہ کا اجماع ہے کہ کھانے کے لیے وضو ضروری نہیں ہے، جس شخص کا وضو نہیں ہے وہ کھاپی سکتا ہے اس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

ادیر کی جس حدیث میں کھانے سے پہلے وضو کا ذکر ہے اس کی سند کم زور ہے لیکن اگر اسے نظر انداز کر دیا جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ بغیر وضو کے کھانا پینا ناجائز تو نہیں ہے البتہ وضو کو پسندیدہ یا مستحب کہا جاسکتا ہے۔ اس حدیث میں اور اس کے علاوہ بعض اور احادیث میں کھانے کے بعد بھی وضو کا ذکر ہے لیکن اس کی فقہی اور قانونی حیثیت کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اس پر مضمون کے آخر میں کسی قدر تفصیل سے بحث آ رہی ہے۔

کھانے کے بعد منہ اور ہاتھ کی صفائی ضروری ہے۔ ہاتھ صاف کھانے کے بعد مونہہ اور ہاتھ صاف کرنا نہ ہو تو اس پر گندگی جمع ہوگی اور جلد متاثر ہوگی۔ منہ کی صفائی میں بے احتیاطی سے دانتوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسلام ان سب باتوں کو اہمیت دیتا ہے۔ خاص طور پر رات کے کھانے کے بعد صفائی کے اہتمام کی تاکید کی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان الشیطان حساس لسان فاحذرہ
بے شک شیطان بڑا احساس اور چاٹنے والا ہے جس شخص کے ہاتھ میں رات کو سوتے

۱۔ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی طعام الغبار

۲۔ مسلم، کتاب الحیض، باب جواز اکل المحدث الطعام

۳۔ نووی، شرح مسلم ۲/۲۵۷ ج ۲ ص ۶۹

فاصابہ شیء فلا یلوم منہ

وقت گوشت کی بوجہ ہو اور اسے کوئی

الانفسہ لہ

تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ ہی ملامت کرے۔

اس میں کھانے کے بعد ہاتھ صاف کیے بغیر سونے سے منع کیا گیا ہے اور اس کے ممکنہ نقصان کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کھانے کی بوجہ میں رو جائے تو کوئی کیڑا اکوڑا کاٹ سکتا ہے۔ اس طرح کی کوئی تکلیف پہنچے تو آدمی کو اپنے ہی اوپر ملامت کرنی چاہیے۔ اس لیے کہ یہ سراسر اس کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ اس میں کسی اور کا دخل نہیں ہے۔ ہاتھ پر سیل اور کھپائی کے جمع رہنے سے جراثیم پرورش پا سکتے ہیں۔ اس سے جلدی امراض کا خطرہ رہتا ہے۔

رات کو منہ ہاتھ دھو کر اور دانت صاف کر کے سونا طبی لحاظ سے کئی پہلوؤں سے مفید ہے۔ یہ شریعت کے منشاء کے بھی عین مطابق ہے۔ ان احادیث سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اس کی بہتر اور جامع شکل وضو ہے۔ حدیث میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ آدمی وضو کے ساتھ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے سوئے لے

لے ابو داؤد و کتاب الاطعمہ باب غسل الیدین الطعام

لے حضرت براء بن عازبؓ کی روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذا اتیت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة فما اضطجع على شقك الا یمین ثم قل اللهم املک وجہی الیک والجنات طہری الیک رغبة و رغبة الیک لا ملجاء ولا منجاء الا الیک اللهم امنت بکتابک الذی انزلت و نبیل الذی ارسلت فان مت من ینتک فانت علی الفطرة واجعلہن اخر ما تنکلن۔ بخاری کتاب الوضوء باب نضل من بات علی الوضوء، مسلم، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند النوم۔ اسے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنادیا ہے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کر دیا ہے، انجھ پر نیکہ اور بھرپور کیا ہے۔ تیرے ثواب کی امید بھی ہے اور تیرے عذاب کا خوف بھی لگا ہے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور کوئی جائے نجات نہیں ہے۔ پناہ ملے گی تیرے ہی دامن میں ملے گی۔ میں ایمان لاتا ہوں تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل کی ہے۔ تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ہے (فرمایا) رات میں تمہاری گفتگو اسی دعا پر ختم ہو۔ اگر اس رات میں تمہاری موت واقع ہو جائے تو تم فطرت یعنی اسلام پر مرو گے ایک روایت میں ہے کہ اگر تم زندہ اٹھے تو تیرا وعدہ بدستور، نصیب ہوگی۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دعا کے کلمات دہرائے تاکہ وہ یاد ہو جائے۔ آخر میں ”بوسولک الذی ارسلت“ کہا تو آپ نے فرمایا: ینبیل الذی ارسلت۔ کہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو صحابہ کرامؓ خیر جان بنائے رکھتے تھے۔ اس روایت سے فقہائے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بعض باتیں صحابہ کرامؓ کو اپنے خاص الفاظ میں بھی یاد کرائیں۔

تین انگلیوں سے کھانا

حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا کل ثلاث اصابع ویلحق یدہ قبل
ان یسحما۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے
کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور اپنا ہاتھ انگلیاں
صاف کرنے سے پہلے زبان سے پاٹ لیا کرتے تھے۔

طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ تین انگلیوں سے مراد انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیانی انگلی ہے۔
یہ حدیث بتاتی ہے کہ کھانے میں ہاتھ کو کم سے کم آلودہ ہونا چاہیے۔ جو غذا تین انگلیوں سے کھائی جاسکتی ہے
اس کے لیے پانچوں انگلیوں کا استعمال کرنا پاکی صفائی کے منافی ہے اور ذوق پر گراں گزرتا ہے۔

مسلم شریف میں اس مفہوم کی کئی روایتیں ہیں۔ ان کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں کہ ان سے متعدد سنتوں کا ثبوت
ملتا ہے۔ ایک بات یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا مستحب ہے۔ چوتھی اور پانچویں انگلی اس وقت استعمال
کی جائے گی جب کہ ضرورت پیش آئے جیسے شوربا وغیرہ ہے کہ تین انگلیوں سے کھایا نہیں جاسکتا یا اسی طرح کا کوئی عذر
ہو (جن میں تین سے زیادہ انگلیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں)۔

دستر خوان کا استعمال

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔

ما علمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دسلا اکل علی سکرجة قط ولا
خبزہ مرقق قط ولا اکل علی
خوان قط قبل لقتادة فعلی
ماکان فی کلون قال علی
السفرک
مجھے نہیں معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
چھوٹے پیالہ میں کھانا کھایا ہو۔ آپ کے لیے
کبھی تیلی اور نرم دھاتوں کی تیار کی گئی ہو اور
آپ نے کھائی ہو اور آپ نے کبھی خوان
استعمال کیا ہو حدیث کے راوی حضرت قتادہ
سے سوال کیا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ اور آپ
کے صحابہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ فرمایا دسترخوان پر۔

۱۔ مسند امام احمد، باب لعن الاصابع۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی التمدیل

۲۔ فتح الباری: ۵/۹۰

۳۔ نووی، شرح مسلم ج ۵ جز ۱۳ ص ۲۰۳

۴۔ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب الخبز المرقق والاکل علی الخوان والسفرة، نیز ملاحظہ ہو، باب ماکان النبی واصحابہ یأکلون۔

حدیث میں ”سکر جتہ“ کا لفظ آیا ہے، جو چھوٹے پیالہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے عدم استعمال کے متعدد وجوہ بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ کے دور میں اس کا رواج نہ تھا۔ دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اہل عرب اجتماعی طور پر اور مل جل کر ایک برتن میں کھانے کے عادی تھے۔ انک ایک پیالوں میں کھانے کا رواج نہ تھا۔ ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ چھوٹے پیالے یا پیالیاں کھانے کے لیے نہیں بلکہ ایسی دواؤں یا حواشیات کے لیے استعمال کی جاتی تھیں جو باضم ہوں۔ وہ اس قدر پیٹ بھر کے کھانے کے عادی نہ تھے کہ ان کو دواؤں کی ضرورت پیش آتی۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ آپ نے کبھی ”خوان“ استعمال نہیں فرمایا۔ ”خوان اب ہر طرح کے دسترخوان کو کہا جاتا ہے لیکن یہاں ایک خاص قسم کے ”خوان“ کا ذکر ہے اس کی شکل یہ تھی کہ تانبہ کے بڑے طبق یا سینی کو تانبہ ہی کی چوکی پر جڑ دیا جاتا تھا۔ اس پر پیالے ہوتے تھے تاکہ انواع و اقسام کے کھانے نکالے جاسکیں۔ یہ کافی بھاری ہوتا تھا اسے ایک سے ایک سے دو آدمی اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے تھے۔

اس طرح کے خوان، دنیا دار اور عیش پرست اصحاب ثروت استعمال کرتے تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کی طرح کی زندگی گزار رہے تھے اس میں اس کی گنجائش نہ تھی۔ راوی حدیث قتادہ کہتے ہیں کہ وہ کھانے کے لیے ”سفرہ“ استعمال کرتے تھے۔ ”سفرہ“ عام دسترخوان کو کہا جاتا ہے۔ یہ بالعموم چمڑے کا ہوتا تھا۔ اسے فرش پر بچھا کر کھانا کھایا جاتا تھا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کھانے کے لیے تپائی یا چوکی وغیرہ استعمال کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب امام غزالی نے یہ دیا ہے کہ کھانا زمین پر رکھ کر کھانا یا زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سنت سے قریب ہے۔ اس میں تواضع اور خاکساری بھی ہے۔ لیکن ”ماندہ“ (تپائی یا اس جیسی اونچی چیز پر کھانا منوع یا مکروہ نہیں ہے، اس لیے کہ اس کی مانعت ثابت نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوئی ہے، اسے بدعت نہیں کہا جاتا، بلکہ بدعت وہ ہے جو سنت ثابتہ کے خلاف ہو اور جو کس امر شرعی کو ختم کر دے، جب کہ اس کی علت موجود ہو۔ بعض اوقات تو اسباب کے بدلنے پر نئی چیزیں ایجاد کر نئی پڑتی ہیں۔ ”ماندہ“ صرف اس لیے ہے کہ کھانے کو ذرا اونچا رکھا جائے تاکہ کھانے میں آسانی ہو۔ اس طرح کی چیزوں میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

شرح فق الباری: ۵۲۰۹

۱۴۰۶ھ عینی عمدۃ القاری شرح صیغ البخاری

۲/۲۰ احیاء علوم الدین

اس سے میز کرسی پر کھانے کا بھی جواز نکلتا ہے۔

دانتوں سے نوچ کر گوشت کھانا | کھانا ہاتھ سے کھانا اور اس طرح کھانا کہ زیادہ سے زیادہ لعاب دہن اس کے ساتھ بیٹھیں پیچھے ہضم میں معاون ہے۔ احادیث میں اس کی طرف اشارے ملتے ہیں۔ حضرت صفوان بن امیہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انهم يرايهم فانه اهناء
امرأته
گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اس لیے
کہ یہ زیادہ لذیذ اور ہضم میں معاون ہوتا ہے

ایک دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

كنت اكل مع النبي صلى الله عليه
وسلم فاخذ اللحم بيدى
من المعظم فقال ادن المعظم
من فيك فانه اهناء
امرأته
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے
میں شریک تھا اپنے ہاتھ سے گوشت کو ہڈی
سے الگ کر کے کھا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ہڈی
کو اپنے منہ سے قریب کرو اور دانتوں سے
گوشت نکال کر کھاؤ یہ زیادہ مزیدار اور ہضم میں
بہتر ہے۔

یہ دونوں روایتیں سند کے لحاظ سے کمزور ہیں لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم نے بھی اسے
حضرت صفوان سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔

اس کی حکمت واضح ہے۔ گوشت کو ہڈی سے دانتوں کے ذریعہ آسانی سے الگ کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ
گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے میں دانتوں کا عمل بڑھ جاتا ہے اور لعاب دہن زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ نوک زبان
پہلے ہی مرحلہ میں اس کی لذت بھی محسوس کرنے لگتی ہے۔

کھانے کے لیے چھری کا استعمال | حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:-

لا تقطعوا اللحم بالسكين فانه
گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لیے

۱۔ ترمذی، ابواب الاطعمہ، باب ما جاء ان يشوا اللحم نهشاً۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کے ایک راوی عبدالمکریم بن محمد شین سے
جرح کی ہے۔

۲۔ ابوداؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل اللحم۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے۔

۳۔ فتح الباری: ۴/۱۸۸، © rasailojaraid.com

من صنيع الامام احمد و انهم سو فانه
 اهنوا و امدا لہ
 کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ اسے دانتوں سے
 نوچ کر کھاؤ یہ زیادہ لذیذ بھی ہے اور جلد ہضم
 بھی ہوتا ہے۔

یہ حدیث کمزور ہے لیکن جہاں تک گوشت کو دانتوں سے نوچ کر کھانے کا تعلق ہے اس کی تائید اور پر کی
 احادیث سے ہوتی ہے البتہ چھری کے استعمال کی ممانعت صحیح روایات کے خلاف ہے۔ حضرت عمرو بن امیہ ضمریؓ
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں بکری کا شانہ تھا۔ آپ اسے چھری سے کاٹ کر تناول فرما
 رہے تھے کہ اتنے میں اذان ہو گئی۔ آپ نے چھری رکھ دی اور غار کے لیے تیار ہو گئے۔ وضو نہیں فرمایا
 اس حدیث کے ذیل میں امام نووی فرماتے ہیں۔

اس میں گوشت کو چھری سے کاٹ کر کھانے کا جواز ہے۔ گوشت سخت ہو یا اس کا ٹکڑا بڑا ہو تو اس
 کی ضرورت پیش آتی ہے۔ علامہ نے کہا ہے کہ بلا وجہ چھری کا استعمال ناپسندیدہ ہے۔
 امام بغوی فرماتے ہیں۔

اہل علم نے اس بات کو پسندیدہ قرار دیا ہے کہ گوشت کو نوچ کر کھا یا جائے اس میں تواضع اور کبر سے اجتناب
 اور دوری ہے۔ چھری سے کاٹ کر کھانا مباح ہے۔
 علامہ ابن حزم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ چھری سے کاٹ کر گوشت کھانا پسندیدہ ہے۔
 اسی طرح چھری سے کاٹ کر روٹی کھانا بھی ناپسندیدہ نہیں ہے۔ اس لیے کہ اس سلسلہ میں کوئی صریح ممانعت نہیں
 آئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔ آپ
 نے چھری طلب فرمائی اور اللہ کا نام لے کر اسے کاٹا۔

۱۔ ابو داؤد، کتاب الاطعمہ، باب فی اکل اللحم۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس کے
 ایک راوی ابو مضر نے بہت سی منکر احادیث روایت کی ہے یہ انہی میں سے ایک ہے۔ اس مفہوم کی ایک لطیف طبری میں ہے
 لیکن اس کے ایک ایک راوی عباد بن کثیر کوئی نہیں نے ضعیف کہا ہے۔ یعنی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ۱۴/۱۵
 ۲۔ بخاری، کتاب الاطعمہ، باب قطع اللحم بالکین۔ مسلم، کتاب الحيض، باب الوضوء مما مست النار
 ۳۔ شرح مسلم، جلد ۲، جزم ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰

صفائی کے لیے صابن کا استعمال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں صابن کا ذکر نہیں ملتا۔ بعد میں اثنان کا استعمال شروع ہوا۔ اثنان ایک

گھاس کا نام ہے جو صابن کی طرح میل کچیل دور کرتی اور کپڑے کو صاف کرتی ہے۔ کھانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے کے لیے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا۔ امام غزالی فرماتے ہیں ہاتھ صاف کرنے کے لیے اثنان کا استعمال بدعت یا ناپسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے۔ اس لیے کو نفاقت کے لیے غل متغلب ہے۔ اثنان سے یہ مکمل طریقہ ہے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں، صابن کے دور میں اس کا استعمال نہیں ہوتا تھا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے عادی نہ ہوں، یا یہ کہ یہ انہیں میسر ہی نہ رہی ہو اس کا بھی امکان ہے کہ وہ زیادہ اہم کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوں۔ ان کی زندگی سادہ تھی۔ کھانے کے بعد وہ ہاتھ اپنے بازو اور سر پر پھیر لیتے تھے۔

تولیہ کا استعمال

امام غزالیؒ نے صحابہ کرامؓ کی سادگی کا جو ذکر کیا ہے اس کا ثبوت حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پکی

ہوئی غذائیں ہم لوگوں کو کم ہی دستیاب تھیں، تولیہ کا استعمال بھی نہیں تھا۔ بخاری کی روایت ہے۔

قد كان زمان النبي صلى الله عليه وسلم لا نجد مثل ذلك الطعام الا قليلا فاذا نحن وجدناه لم يكن لنا ما نأكله الا ما ساعدنا واقدانا ثم نصلى ولا نتوضأ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سپکے ہوئے کھانے کم ہی ملا کرتے تھے جب اس طرح کا کھانا مل جاتا تو ہمارے پاس ہاتھ صاف کرنے کے لیے آؤ یہ نہیں ہوتے تھے۔ ہمارے تولیے۔ ہمارے ہاتھ، ہمارے بازو اور ہمارے سر پر تھے ان ہی پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے، اس کے بعد ناز پڑھتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

ہو سکتا ہے ابتداءً دور میں یہ کیفیت رہی ہو یا اس کا تعلق ایسی غذا سے جو جس میں تولیہ کے استعمال کی

ضرورت نہ پیش آئے، اس لیے کہ حضرت جابرؓ کی بعض دوسری روایات میں تولیہ کا ذکر ملتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھاتے وقت لقمہ ہاتھ سے گڑ پڑے تو اسے صاف کر کے کھالیا کر دے شیطان کے لیے اسے چھوڑ نہ دو۔

لہ احیاء علوم الدین: ۳/۲

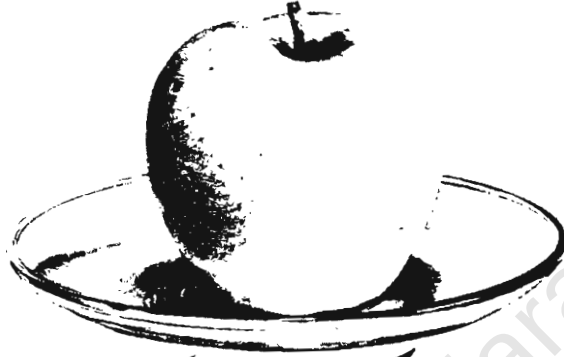
شم بخاری، کتاب الاطعمہ، باب المنیدیل۔

ولا یسح یدہ بالمندیل حتی
 یلعق اصابعہ فانتہ لاییدد
 فی ای طعامہ البرکۃ لہ
 کوئی شخص اپنا ہاتھ رومال سے اس وقت تک
 صاف نہ کرے جب تک کہ وہ اپنی انگلیوں کو
 منہ سے چوس نہ لے۔ اس لیے کہ وہ نہیں جانتا
 کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔
 امام نووی اس موضوع سے معلق احادیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ ان سے بہت سی سنتوں کا ثبوت ملتا ہے
 منها جواز مسح الید بالمندیل
 لکن السنۃ ان یمسح
 بعد یغسلہ
 ایک بات یہ بھی نکلتی ہے کہ رومال سے ہاتھ
 پونچھنا اور صاف کرنا جائز ہے۔ لیکن سنت یہ ہے
 کہ یہ انگلیوں کو چوسنے کے بعد ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد صفائی کے لیے تولیہ کا استعمال ہوتا تھا، اس لیے اس کے
 جواز میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت فرمائی کہ جو بھی انگلیوں کو چوسنے کے
 بعد تولیہ سے انہیں صاف کیا جائے تاکہ انگلیوں میں لگا ہوا کھانا ضائع نہ ہو اس لیے کہ ہو سکتا ہے کہ اسی میں اللہ نے
 برکت رکھی ہو۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سنا ہوا ہاتھ تولیہ سے صاف کیا جائے تو اس سے تولیہ زیادہ گندہ ہوگا۔
 یہ تہذیب اور صفائی کے خلاف ہے۔ بہر حال اس سے ہاتھ صاف کرنے کے لیے تولیہ یا کسی بھی جاذب چیز کے
 استعمال کا ثبوت ملتا ہے۔

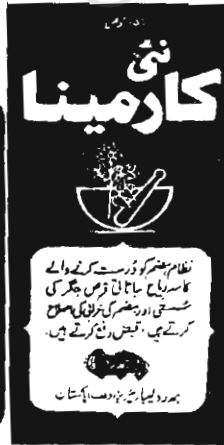
مرغن اور یکینی غذاؤں کے استعمال کے بعد صرف تولیہ یا جاذب کے ذریعہ منہ ہاتھ پوری طرح صاف نہیں
 ہوتے، اس کے لیے پانی کی ضرورت پیش آتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ میں چکنائی یا گوشت
 کی بو نہیں ہونی چاہیے۔ اور اس کے مضرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ ان دونوں طرح کی حدیثوں کے پیش نظر قاضی عیاض
 لکھتے ہیں کہ تولیہ سے ہاتھ صاف کرنے کا جن احادیث میں ذکر ہے ان کا تعلق ایسے کھانوں سے ہے جن کے کھانے
 بعد ہاتھ دھونے کی ضرورت نہیں پیش آتی (مرغن غذائیں اس میں نہیں آتیں، جیسے گوشت کے کھانے سے
 چکنائی لگ جاتی ہے یا ہاتھ میں اس کی بورہ جاتی ہے، ایسی صورت میں ہاتھ دھونے کی ترغیب ہے اور کہا گیا
 ہے کہ اس میں غفلت اور کوتاہی سے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ (بقیہ ص ۶۳ پر)

لحمہ مسلم، کتاب الاشریہ، باب استحباب لعق اصابع ومصاصہا قبل ان یمسح بالمندیل۔ بخاری ویرجمی اس کی ہم معنی روایت حضرت جابر
 بن عباس سے آئی ہے اس میں ہاتھ صاف کرنے کا تو ذکر ہے لیکن کا ذکر نہیں ہے البتہ امام بخاری نے عنوان میں منديل کا لفظ
 استعمال کیا ہے، کتاب الاطعمہ، باب لعق اصابع ومصاصہا قبل ان یمسح بالمندیل۔ یعنی تولیہ سے انگلیوں کو صاف کرنے سے پہلے منہ چوس لیا جائے
 ۱۵ شرح مسلم ج ۵ جز ۲ ص ۲۰۴ (۲۰۵-۲۰۶)



روزانہ ایک سیب کھائیے کبھی معالج کے پاس نہ جاتیے!

داناؤں کا یہ مشورہ درست، بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزو بدن بنا سکے



ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظام ہضم پر بارہن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔ اپنی صحت اور زندگی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاد سے کام لیں۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔ پُر شور سے بچیں۔ صبح سالے دار پکوانوں سے پرہیز کریں۔ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات مرتب نہ ہوں۔

اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظام ہضم کی شکایات مثلاً بد ہضمی، قیض، گیس، سینے کی جان، درد شکم اور کھانے سے بے وقتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیں۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔

نظام ہضم کی اصلاح کے لیے پوتا شیراز ہم جیہاں

خوش ذائقہ **کارمینا** بیشمار گھر میں



Adarts-CAR-1/99

محفوظ و قابل اعتماد مستعد بندر گاہ بندر گاہ کراچی جہاز رانوں کی جنت



بندر گاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں
ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجینیئرنگ میں کمال فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں جمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندر گاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

محدث کبیر قائد شریعت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق بانی مدرس دارالعلوم
حانیہ اکوڑہ خٹک کے علمی عملی کمالات اور سیرت و سوانح پر مشتمل عظیم تاریخی دستاویز

ماہنامہ الحق شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر

ایک عہد ایک تحریک اور ایک تاریخ

اس نمبر کے لکھنے والوں میں اکابر علما، دیوبند، اساتذہ علم و دانش کبار، معروف و غائبوں کے
میر، ہفت دوزوں اور اخبارات کے ایڈیٹرز صحافی ملک بیدوں ملک کے عظیم کارکن، محقق، مصنفین،
شہور حدیث، متعدد مؤرخین، ادباء، افغان، عربی حکومت کے سربراہ سمیت افغان جوانوں کے تمام قائدین
محاذ جنگ کے متعدد جرنیل، سابق اور موجودہ حکمرانوں کے اعتراف عظمت پر مبنی تقریریں اور تحریریں
سیاست دانوں کا خراج عقیدت اور متعدد علماء کے مفصل بیانات۔ غرض اپنے موضوع اور جامعیت
اصبار سے ایک مثال شایعہ و بارہ سو صفحات پر مشتمل منظر عام پر آ گیا ہے۔
بہترین کتابت، عمدہ طباعت، مضبوط ڈاٹائی دار سنہری جلدیں، اہتمام الحق کے مستقل قارئین
اور نئے بننے والے خریداروں کے لیے ۳۲ فی صد کی خصوصی رعایت۔

اصل قیمت ۲۵۰ روپے

دی پی نہیں کیا جائے گا۔ پیشگی رقم بھیجنے والوں کو رجسٹرڈ پارسل کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے۔

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقیانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ